(This question paper contains 4 printed pages)

Sl. No of Question Paper: 5195

Roll No.

Unique Paper Code: 214167

Name of the Paper: Urdu A

Name of the Course: B. A. (Prog.)

Semester: I

E

1- درج ذیل میں سے کسی ایک اقتباس کی تشریح مع سیاق وسباق کیجئے۔ (10)

(الف)

اسی پریشانی میں شکر کرتا پھر چلا سہ پہر کو ایک شہر کے قریب پہنچا، در شہر پناہ پر خلقت کی کثرت دیکھی، اُدھر آیا اُس ملک کا یہ دستور تھا کہ جب بادشاہ عازم اقلیم عدم ہوتا، ارکانِ سلطنت، رؤسائے شہر وہاں آکے باز اُڑاتے تھے جس کے سر پر بیٹھ جاتا اسے بادشاہ بناتے تھے۔ چنانچہ یہ روز وہی تھا باز چھوڑ چکے تھے ابھی کسی کے سر پر نہ بیٹھا تھا، اس بادشاہِ گدا صورت کا پہنچنا تھا کہ باز اس کے سر پر آ بیٹھا۔ لوگ معمول کے موافق حاضر ہوئے تخت روبرو آیا۔ ہر چند یہ تخت پر بیٹھنے سے باز رہا، کہا مجھ گم کردۂ آشیاں کو سلطنت شایاں نہیں ہے۔ میں نے اس علت سے اپنے مرز بوم شوم کو چھوڑا ہے، حکومت سے منہ موڑا ہے مگر وہ لوگ اُس کے سر پا باز کا بیٹھنا عنقا سمجھ کر باز نہ رہے۔ جو شاہین تھے تاڑ گئے پُر بیں پہچان گئے کہ یہ مقرر ہمارے اوجِ سلطنت ہے۔

(ب)

عزیزو! اپنے اندر ایک بنیادی تبدیلی پیدا کرو، جس طرح آج سے کچھ عرصے پہلے تمہارا جوش وخروش بیجا تھا۔ اسی طرح آج یہ تمہارا خوف وہراس بھی بیجا ہے۔ مسلمان اور بزدلی۔ مسلمان اور اشتعال، ایک جگہ جمع نہیں ہو سکتے۔ سچے مسلمانوں کو نہ تو کوئی طمع ہلا سکتی ہے اور نہ کوئی خوف ڈرا سکتا ہے۔ چند انسانی چہروں کے غائب از نظر ہو جانے سے ڈرو نہیں۔ انہوں نے تمہیں جانے کے لئے اکٹھا کیا تھا۔ آج انہوں نے تمہارے ہاتھ سے اپنا ہاتھ کھینچ لیا ہے تو یہ عیب کی بات نہیں۔ یہ دیکھو! تمہارے پاس دل ہے تو اسے خدا کی جلوہ گاہ بناؤ جس نے آج سے تیرہ سو برس قبل عرب کے ایک اُمّی کی معرفت فرمایا تھا: ''جو خدا پر ایمان لائے اور اس پر جم گئے تو پھر ان کے لئے نہ تو کسی طرح کا ڈر ہے اور نہ کوئی غم۔ ہوائیں آتی ہیں اور گزر جاتی ہیں۔ یہ صرصر سہی لیکن اس کی عمر کچھ زیادہ نہیں ابھی دیکھتی آنکھوں ابتلا کا موسم گزرنے والا ہے۔ یوں بدل جاؤ جیسے تم پہلے کبھی اس حالت ہی میں نہ تھے۔

2۔ درج کے شعری اقتباسات میں سے ایک حصے کی تشریح مع حوالہ کیجیے۔ (10)

(الف)

فقیرانہ آئے صدا کر چلے
میاں خوش رہو ہم دُعا کر چلے

جو تجھ بن نہ جینے کو کہتے تھے ہم
سو اس عہد کو اب وفا کر چلے

شفا اپنی تقدیر ہی میں نہ تھی
کہ مقدور تک تو دوا کر چلے

وہ کیا چیز ہے آہ جس کے لئے
ہر اک چیز سے دل اُٹھا کر چلے

کوئی نا اُمیدانہ کرتے نگاہ
سو تم ہم سے منہ بھی چھپا کر چلے

(ب)

مقدور نہیں اس کی تجلّی کے بیاں کا
جوں شمع، سراپا ہو اگر صرف زباں کا

پردے کو تعیّن کے درِ دل سے اُٹھادے
کھلتا ہے ابھی پل میں طلسمات جہاں کا

ٹک دیکھ صنم خانۂ عشق آن کے اے شیخ
جوں شمعِ حرم رنگ جھمکتا ہے بُتاں کا

اس گلشن ہستی میں عجب دید ہے لیکن
جب چشم کھلے گُل کی تو موسم ہو خزاں کا

دکھلایئے لے جا کے تجھے مصر کے بازار
لیکن نہیں خواہاں کوئی واں جنسِ گراں کا

P.T.O

3۔ ذیل کے شعری اقتباسات میں سے ایک حصے کی تشریح حوالے کے ساتھ کیجیے۔ **(10)**

(الف)

اِک مُرغ ہُوا، اسیرِ صیّاد — دانا تھا وہ طائرِ چمن زاد
بولا، جب اُس نے باندھے بازو — کھلتا نہیں، کس طمع پہ ہے تو؟
بیچا، تو ٹکے کا جانور ہوں — گر ذبح کیا، تو مُشتِ پر ہوں
پالا، تو مُفارقت ہے انجام — دانا ہو، تو مجھ سے لے مرے دام
بازومیں نہ تو مرے گرہ باندھ — سمجھاؤں جو پند، اسے گرہ باندھ
سُن، کوئی ہزار کچھ سُناوے — کیجیے وہی جو سمجھ میں آوے

(ب)

گر تو ہے لکھی بنجارا اور کھیپ بھی تری بھاری ہے
اے غافل تجھ سے بھی چڑھتا اک اور بڑا بیوپاری ہے
کیا شکر، مصری، قند، گری، کیا سانبھر میٹھا کھاری ہے
کیا داکھ منقیٰ، سونٹھ، مرچ، کیا کیسر، لونگ سپاری ہے
سب ٹھاٹھ پڑا رہ جاوے گا جب لاد چلے گا بنجارہ

جب چلتے چلتے رستے میں یہ گون تری رہ جاوے گی
اک بدھیا تیری مٹی پر پھر گھانس نہ چرنے پاوے گی
یہ کھیپ جو تونے لادی ہے سب حصّوں میں بٹ جاوے گی
دھی پوت جنوائی، بیٹا کیا، بنجارن پاس نہ آوے گی
سب ٹھاٹھ پڑا رہ جاوے گا جب لاد چلے گا بنجارہ

4۔ ذیل میں سے تین کی تعریف مثالوں کے ساتھ لکھیے۔ **(15)**

قصیدہ ۔ نظم ۔ مطلع ۔ مقفیٰ ۔ نثرعاری ۔ قطعہ

5۔ رجب علی بیگ سرور کے اسلوبِ نثر پر روشنی ڈالیے۔ (10)

یا

خطوطِ غالب کی اہم خصوصیات پر اظہارِ خیال کیجیے۔

6۔ میر تقی میر کی غزل کے امتیازات پر روشنی ڈالیے۔ (10)

یا

درد کی صوفیانہ شاعری کا جائزہ لیجیے۔

7۔ نظم ''بنجارہ نامہ'' کا خلاصہ تحریر کیجیے۔ (10)

یا

دیا شنکر نسیم کی نظم نگاری کی خصوصیات تحریر کیجیے۔